THE AL-HAKAM, WEEKLY QADIAN.

چندہ سالانہ
والیان ریاست سے ۱۰ روپیہ
حکام و امراء سے ۵ روپیہ
معاونین سے ۳ روپیہ
عوام سے ۲ روپیہ
ممالک غیر سے ۱۲ روپیہ
مدینۃ المسیح
قادیان دارالامان سے
ہر انگریزی مہینہ کی ۷، ۱۴، ۲۱، ۲۸ تاریخ کو خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ شائع ہوتا ہے

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا مشہور و معروف اخبار جس کو حضرت

الحکم

ہفتہ وار

مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا ایک بازو قرار دیا

بیا در بزم مستاں تا نہ بینی عالمے دیگر
بہ بینی دیگر و البیں دیگر آدمے دیگر

دور جدید

مدیر اعلیٰ
شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی ؓ

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دارالاماں بینی

مدیر مسئول
شیخ محمود احمد عرفانی مجاہد مصری

جلد ۳۷ | قادیان - ۲۸ اکتوبر ۱۹۳۴ء مطابق ۱۹ رجب المرجب ۱۳۵۳ھ یوم سہ شنبہ | نمبر ۳۹

دارالامان کا ہفتہ

احرار کانفرنس

اس ہفتہ دارالامان کی اہم ترین خبروں میں سے احرار کانفرنس کا انعقاد تھا۔ احرار کانفرنس کا جو تقریر پراپیگنڈا کیا گیا تھا اسے دیکھ کر اور کانفرنس کے حالات سے مطلع ہونے کے بعد ہماری زبان سے بے اختیار نکلا بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا جو چیرا تو اک قطرۂ خون نکلا

یہ کانفرنس قادیان کے قریب ایک موضع رجوعہ میں کی گئی تھی جس کی تحصیل شاہدرہ اور تھانہ بھی شاہدرہ ہے اور تھانہ کا ہنواں ہے۔ اور قادیان کی تحصیل شاہدرہ اور تھانہ بھی شاہدرہ ہے

احرار کانفرنس کرنے والوں نے ایڑی سے چوٹی تک کا زور لگا کر پروپیگنڈا کیا تھا کہ قادیان میں احرار کانفرنس ہوگی۔ ان کا یہ پروپیگنڈا ایک حد تک جاذب نظر تھا۔ کیونکہ ہر دوست دشمن کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی تھی کہ وہ ایک مرتبہ قادیان دیکھے۔ اسلئے بہت سے لوگ محض اس خیال سے کہ وہ قادیان دیکھ سکیں گے اس جلسہ پر آنے کے لئے تیار ہو گئے۔ اور ان کا درحقیقت احرار کے ساتھ کوئی تعلق نہ تھا

احراریوں نے اس جلسے کو کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش کی ہر ممکن طریق سے لوگوں کو اُبھارا گیا۔ کہیں کہا گیا کہ احمدیوں سے مباحثہ ہوگا۔ کہیں کہا گیا وہاں دنیا بھر کے علماء جمع ہونگے۔ کہیں کہا گیا کہ احمدیوں کو مٹانے کے لئے حملہ کیا جائے گا۔ اخبارات میں شور مچایا گیا۔ اشتہارات دیئے گئے کہ پچاس ہزار آدمی کا اجتماع ہوگا۔ لیکن جب یہ اجتماع ہوا تو وہ لوگ بھی جن کے نام اشتہارات میں شائع کئے گئے تھے ۔۔۔۔ سارے نہ آئے اور پاکباز تو ۵ — ۶ ہزار سے کسی صورت میں زیادہ نہ تھی۔ ہم نے خود بعض لوگوں سے سُنا جو کہہ رہے تھے کہ زمینداران دنوں فارغ نہیں۔ اور ملازمت پیشہ لوگوں کو رخصتیں نہ مل سکیں۔ اسلئے لوگ نہ آ سکے۔

الغرض یہ جلسہ ان کی پوری پوری ناکامی کا آئینہ تھا۔

اس کے تمام منصوبے خدا نے خاک میں ملا دیئے۔ ان کا منشاء تھا کہ وہ شہر میں جلوس نکالیں۔ مگر ان کا کوئی جلوس نکل سکا گاڑی سے اُترتے ہی پولیس کی نگرانی میں موضع رجوعہ کی طرف بھیج دیئے جاتے تھے۔ چونکہ سوٹیاں رکھنی ان دنوں ممنوع تھیں اسلئے مولوی حبیب الرحمان اور مولوی ظفر علی ایڈیٹر زمیندار جب آئے تو ان سے سوٹیاں پولیس نے لے لیں جاتیں مگر اس میں ان کو تامل تھا اسلئے زبردستی ان کی سوٹیاں چھین لی گئیں۔

کھانے کا انتظام

کھانے کا انتظام اور بھی خراب تھا۔ اسٹیشن سے سینکڑوں آدمیوں نے ہمارے لنگر خانہ سے آ کر کھانا کھایا لنگر خانہ کے دروازے ایسے ایسے گھنٹے کھول دیئے گئے

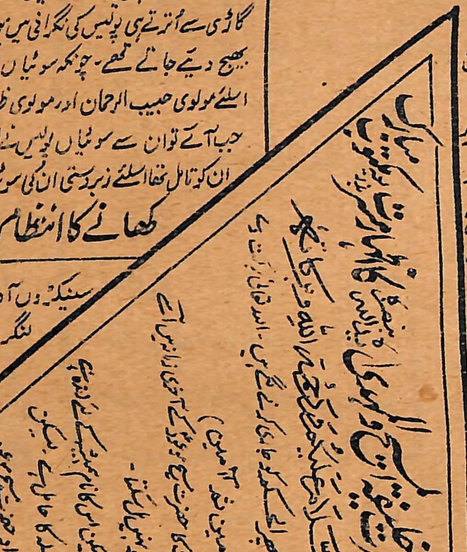
الحکم کے اجرا پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مبارک پیغام
مولوی شیخ صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
الحکم کے جاری کرنے کی خبر سن کر بہت خوشی ہوئی ہے
اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کی ٹیم کو اس خدمت کی توفیق دیتا رہے۔ اللھم آمین
خاکسار مرزا محمود احمد
(خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

چوک احمدیہ

احراری لیڈروں نے بار بار حاضرین سے اقرار لیا کہ وہ احمدیہ چوک کی طرف نہ جائیں لیکن انھوں نے اس حکم کی ذرا بھی پروا نہ کی۔ اور سینکڑوں آدمیوں کا مجمع احمدی بازار۔ احمدیہ مساجد۔ مقبرہ بہشتی۔ دفاتر۔ لائبریری وغیرہ میں رہتا تھا اور ہر شخص اس سے مسرت حاصل کرتا تھا

حضرت صاحب کی دید کا شوق

سینکڑوں آدمی حضرت صاحب کی دید سے محروم ہو گئے تھے۔ بعض کو بار بار کی موقع بھی ملا۔ اور بعض محروم رہ گئے۔ بعض لوگ تو اپنے اپنے علاقہ کے احمدی احباب سے سفارشی چٹھیاں بھی لائے ہوئے تھے۔ تاکہ ملنے میں سہولت ہو سکے۔

تبلیغ

اس موقع پر ہماری جماعت نے از حد اخلاق اور کشادہ دلی کا ثبوت دیا۔ ہمارے آدمی ہر آنے والے کو ملکم کہتے اور اُن کے ہمراہ ہو کر اُن کو تمام مقامات دکھاتے اور سلسلہ کا پیغام پہنچاتے۔ اگر کسی نے کوئی کتاب دیکھ کر خواہش کی اور خود وہ شخص خرید نہ سکا تو فوراً کسی نہ کسی دوست نے اس کتاب کو خرید کر دے دیا۔

خود غیر احمدی حضرات نے بھی بہت سا لٹریچر خریدا۔ مینیم ایک ملنافی دوست کو دیکھا جس نے تیس روپے کی کتابیں خریدیں۔ بہت سے لوگوں کے منہ سے بے اختیار نکلا کہ ہم سنتے کیا تھے اور نکلا کیا۔

پولیس

چار سو سپاہی اور بہت سے پولیس افسران ان دنوں قادیان میں موجود تھے۔ انھوں نے اپنے کام کو بہت حد تک عمدگی سے سرانجام دیا۔ بہت سے پولیس سپاہی سلسلہ کی طرف سے بہت اچھا اثر لے کر گئے۔ پولیس مختلف چھتیس اضلاع سے آئی ہوئی تھی۔ اس لئے امید ہے کہ ان کے ذریعہ سے بھی اب سلسلہ کا چرچا دور دور تک پھیل سکے گا۔

افسران ضلع

صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور مسٹر شری گگنین ایام اجلاس میں خود بہ دولت قادیان میں موجود رہے۔ ان کا کیمپ ہر حوالی میں تھا۔ مگر روزانہ تشریف لا کر کارروائی کا ملاحظہ کرتے رہے۔ صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس مسٹر بیٹ سمال ٹون کمیٹی کے دفتر میں مقیم تھے اور سارا دن اور رات کے دو بجے تک حاکم لگا کر حالات کا معائنہ کرتے رہے اور حقیقت یہ ہے کہ ان افسران کی تن دہی تمام امن کیلئے مفید ثابت ہوئی

ہماری جماعت

ہماری جماعت نے حکام سے پورا پورا تعاون کیا

جس دن سوٹیوں کے متعلق اعلان ہوا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بہ نفس نفیس اس حکم کی تعمیل کی۔ اور جماعت کے پر امن رہنے کی ہدایت کی۔ جماعت نے پورے طور سے اس حکم کی تعمیل کی۔ اور بعض سوقہ پشتوں کے منہ سے سخت الفاظ سُن کر بھی خندہ پیشانی سے بات کو ٹلا دیا

(اندرجس پریس قادیان میں چھپا) شیخ محمود احمد عرفانی مہر نور محمد پرنٹر پبلشر دفتر اخبار الحکم واقع دارالشیوخ قادیان سے شائع ہوا

انصار الحکم کا اپنا صفحہ

ہندوستانی لائبریریوں میں الحکم رکھنے کی تحریک

اخبار الحکم کے لائبریریوں میں رکھنے کی تحریک کا اس سے قبل متعدد مرتبہ ذکر اخبار میں آچکا ہے۔ اس کی تحریک اشاعت بہت ہی معمولی رفتار سے بڑھ رہی ہے۔ حال میں ہی ڈاکٹر رشید احمد صاحب نے زاہدان (ایران) سے ایک گرامی نامہ لکھا ہے۔ جس میں انھوں نے الحکم کا نہایت محبت بھرے الفاظ میں ذکر کرکے اس کی ایک کاپی کسی ہندوستانی لائبریری میں جاری کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ:—

آپنے الحکم کا دوبارہ اجراء کرکے تشنگان روحانیت کے لئے نایاب چشمہ چلا دیا ہے عاشقان مسیح موعود کے لئے پھر وہی سامان مہیا کر دیا ہے۔ جو چالیس پچاس سال پہلے موجود تھا جزاکم اللہ احسن الجزاء

یہاں جو لوگ دیگر لٹریچر وغیرہ پڑھنے کیلئے آتے تھے وہ الحکم بخوشی از اول تا آخر مطالعہ کرتے ہیں۔ اور امید ہے اسطرح انشاء اللہ تبلیغ میں بہت مدد ملے گی۔

مبلغ پانچ روپے محاسب صاحب بیت المال کی خدمت میں ارسال کر رہا ہوں۔ آپ کسی ایک لائبریری میں میری طرف سے ایک سال کے لئے پرچہ جاری کرادیں۔ انشاء اللہ میں اور مدد دینے اور پرچے جاری کروانے کی کوشش کروں گا۔ یہاں ہم احمدی صرف تین ہیں دعا فرمائیں کہ مضبوط جماعت قائم ہو جائے"

دعاؤں کا خواستگار خاکسار رشید احمد عفی عنہ

الحکم:— اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے

غیر ممالک کے خریداروں سے گزارش

غیر ممالک کے خریداروں کو معلوم ہے کہ ان کے پاس نہ تو دی۔ پی جا سکتا ہے۔ اور نہ متعدد مرتبہ کثرت مصارف کی وجہ سے بذریعہ خطوط یاددہانی کرائی جا سکتی ہے۔ اسلئے وہ مہربانی فرماکر الحکم کی قیمت ادا فرماکر مشکور فرمائیں

الحکم ان تمام احباب سے جن کو خدا تعالیٰ نے توفیق دی ہے کہ وہ اعانت کر سکتے ہیں —— خواست کرتا ہے کہ وہ اس کی مالی اعانت فرماکر مزید شکریہ کا موقع دینگے۔

بعض دوستوں نے مالی مدد دینے کا وعدہ بھی کیا ہوا ہے۔ وہ وہ مدد بھی اور قیمت بھی جلد سے جلد ارسال فرمائیں (منیجر اخبار الحکم)

جن احباب کے نام پرچہ بند کیا گیا ہے وہ نوٹ کرلیں

بہت سے ایسے احباب ہیں جن کے نام الحکم اسلئے بند کر دیا گیا ہے کہ وہ قیمت ادا نہ کرتے تھے اور باوجود پرچہ لینے کے ہر دفعہ وی پی واپس کرتے رہے۔ میں ان احباب کو واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ پرچہ بند کر دینے کے یہ معنی نہیں ہیں کہ وہ اب اس کی قیمت سے آزاد ہو گئے ہیں۔ جسقدر پرچے انھوں نے لئے ہیں۔ ان کی قیمت دینی ہوگی۔ اسلئے اس پرچے کے ذریعہ ان احباب کی خدمت میں عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ دفتر الحکم آپ سے توقع رکھتا ہے کہ آپ قیمت جلد بذریعہ منی آرڈر بھیج دینگے۔ ورنہ میں ایسے احباب کے نام اخبار میں شائع کرنے پر مجبور ہوں گا۔ اور اگر انھوں نے اسپر بھی قیمت ادا نہ کی۔ تو میں مجبور ہوں گا کہ سلسلہ کے قائم کردہ محکمہ جات سے مدد لوں۔

میری غرض کسی کی توہین کرنا نہیں۔ بلکہ اپنے حق کا مطالبہ کرنا ہے۔ اسلئے میں نے اس امر کا اظہار کر دیا ہے کہ اس مطالبہ کو آخر تک جاری رکھنے کے لئے مجبور ہوں گا۔ (منیجر الحکم)

آزیبل چوہدری ظفر اللہ خانصاحب کو مبارکباد

اثر خامہ:- اختر چغتوئی بلوچ

مبارک مبارک لیاقت مبارک
خدا نے دیا دین و دنیا میں رتبہ
جوانی میں ایسے خصائل تمہارے
غریبوں یتیموں سے ہے پیار تمکو
طبیعت میں تیری ہی نیکی کی عادت
زمیندار لوگوں کے گھر عید ہوگی
تجھے زوروں پہ دشمن ترے دشمنی میں
ندامت اٹھائی ہے احراریوں نے
مخالف تو لاکھوں کی تعداد میں سے
ہوئے وائسرائے کی کونسل کے ممبر
خدا کیوں نہ تائید تیری کرے گا
ترا دین اکمل ہے دنیا بھی کامل
ترے بھائیوں کی ادا سب کو بھائی
خدا دے کوئی نیک فرزند تمکو
یہ قسمت کی خوبی ہی ہندوستاں کی
ہیں یوں تو کئی باتیں تم میں مبارک
بھلا تیرا کہنا ہے کیا چیز اختر

خدا نے یہ دی تم کو عزت مبارک
سدا ہو ترقی کی ساعت مبارک
بزرگی، یہ تقویٰ طہارت مبارک
رہی اُن پہ ہر دم کرامت مبارک
سعادت سے معمور عادت مبارک
کہ ان کو ہے یہ شان و شوکت مبارک
مگر ان سے تیری شرافت مبارک
ظفر لے مظفر کی درگت مبارک
اکیلے تھے تم ایسی ہمت مبارک
یہ دولت یہ ثروت یہ سطوت مبارک
کہ اس کی ہے ساری یہ رحمت مبارک
خدا کی طرف سے یہ عزت مبارک
ہیں تینوں بہت نیک خصلت مبارک
خدا جلد لائے وہ ساعت مبارک
ہوئی پھر سے جس کی کفالت مبارک
مگر سب سے اسلامی خدمت مبارک
کہ کہتا ہے ہر فرد ملت مبارک

سکریٹری انجمن احمدیہ دارالرحمت کو چوہدری ظفر اللہ خانصاحب کا گرامی نامہ بذریعہ ہوائی جہاز

"آپ کا تار ملا۔ جزاکم اللہ میری طرف سے تمام احباب دارالرحمت کا شکریہ ادا کریں۔ اور احباب کی خدمت میں میری طرف سے دعا کی درخواست کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مجھے ہر حالت میں اپنی رضا کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین"

ظفر اللہ خان

ایک ضروری اطلاع

میں پچھلے ماہ سے بیمار چلا آتا ہوں اپنے ایک مقدمے کی پیروی کے لئے مجبوراً بمبئی آیا ہوں بعض احباب بمبئی سے بعض ضروریات کے متعلق یا تلاش ملازمت کے خطوط لکھتے ہیں۔ اور بعض ڈانٹ ڈپٹ بھی کرتے ہیں۔ میں ایسی تمام تحریروں کا احترام کرتا ہوں کہ وہ ذاتی ضرورت اور اخوت سلسلہ کے حقوق کی بنا پر ہوتی ہیں مگر میں ایسے تمام دوستوں کو آگاہ کرتا ہوں کہ ملازمتوں کی تلاش اور مختلف محکموں میں جاکر عرضیاں دینا میری طاقت سے باہر ہے علاوہ ازیں بمبئی ایسی جگہ نہیں۔ جہاں ادھر ادھر جانا آسان ہو۔ سواری کے اخراجات نہیں۔ اور افسوس ہے کہ میں اس قابل نہیں اسلئے اگر میں کسی دوست کے ایسے مطالبات کا جواب نہ دوں تو وہ مجھے معذور سمجھیں۔ اسطرح بعض لوگ بمبئی کی تجارتی اشیاء کے نرخوں۔ اور تاجروں کی فہرستیں بھیجنے کی ہدایت فرماتے ہیں اسی قسم کی تحریروں کا جواب بھی نہیں دے سکتا۔ ہاں اگر وہ اخراجات اور معاوضہ وقت ادا کریں تو میں کسی کو مقرر کرکے کرا سکتا ہوں۔ حج کے لئے جانے والے احباب کو میں مشورہ دیتا ہوں۔ کہ اگر وہ مجھ سے خط و کتابت کرینگے تو میں انھیں ان شاء اللہ ایسا مشورہ اور مدد دے سکوں گا کہ انھیں آرام ملے۔

خاکسار
عرفانی سالار آفس بمبئی نمبر ۸

سلسلہ کے لئے دیکھئے
الحکم
۱۰ر اکتوبر ۱۹۳۳ء

سیرۃ المہدی کا ایک ورق

حضرت حافظ نور محمد صاحب ساکن فیض اللہ چک کی روایات

(۳۹)

حافظ صاحب مکرم بیان کرتے ہیں کہ:-

ایک مرتبہ میں حاضر خدمت تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر کسی کو کوئی ایسی خواب آوے جو منذر (ڈرانے والی) ہو تو چاہیئے کہ خواب دیکھنے والا استغفار کرے۔ اور صدقہ خیرات دے۔ اس سے وہ **قضائے معلق** تبدیل ہو جاتی ہے۔ جب لوگ کہتے ہیں کہ آیات قرآنی تبدیل ہو جاتے ہیں۔ تو کیا خواب میں دکھائی ہوئی تقدیر معلق نہیں تبدیل ہوتی۔؟

(نوٹ) حضرت اقدس نے منذر خوابوں کے متعلق یہ بھی فرمایا ہے کہ وہ بیان نہیں کرنی چاہئیں۔ بلکہ ایسی خواب دیکھنے والا معاً استغفار اور صدقہ و خیرات میں لگ جاوے **قرآنی آیت** کے تبدیل کے متعلق حضرت کا ارشاد بطور ایک الزامی جواب کے ہے۔ حضرت اقدس قرآن مجید کی آیات میں نسخ کے قائل نہ تھے۔ بلکہ قرآن کریم کی **صحیح تعلیمات** کے سلسلہ میں یہ بھی آپ کا کام ہے کہ آپ نے **ناسخ منسوخ** کے مسئلہ کو حل کر کے فیصلہ کر دیا کہ

قرآن کریم میں ایسی کوئی آیت نہیں جو منسوخ ہو یا ناسخ ہو

(۴۰)

بیان کیا کہ:-

ایک مرتبہ حضرت اقدس سیر کو جا رہے تھے۔ راستہ میں کچھ شعر و شاعری کا ذکر آ گیا۔ میں نے عرض کیا کہ قرآن کریم میں آیا ہے **والشعراء یتبعھم الغاوون** آپ نے سن کر فرمایا کہ آگے بھی تو چلو **الا الذین امنوا** الآیۃ

(نوٹ) انبیاء علیہم السلام کی فطرت پاک ہوتی ہے اور وہ ہمیشہ خوبیوں کو دیکھتے ہیں۔ شعر و شاعری کے متعلق قرآن کریم نے جو نظریہ بیان کیا ہے وہ **فطرت صحیحہ** کا نقش ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام شعر کہتے تھے۔ لیکن اس کا مقصد ہمیشہ فطرت کے اس سچے جذبہ کو **خدمت دین** اور **ہدایت الی الاسلام** کے لئے کام میں لانا تھا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:-

کچھ شعر و شاعری سے اپنا نہیں تعلق
اس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مدعا یہی ہے

آپ کی شاعری کو جب کوئی شخص آنکھیں کھول کر دیکھتا ہے تو اس میں **معرفت الٰہی** قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور جلال کے سوا کچھ نہیں۔

(۴۱)

بیان کیا کہ:-

ڈاکٹر رحمت علی صاحب (رضی اللہ عنہ) افریقہ میں ملازم تھے۔ ان کے پاس خیراتی نام ایک شخص دایا نوالی کا اپنے دادا کا نوکر تھا۔ اس نے اپنے باپ کو خط لکھا کہ حضرت صاحب کا ایک سپارشی خط بھجوا دو۔ اس کا باپ میرے پاس آیا۔ اسے لیکر حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یہ شخص **سپارشی خط چاہتا ہے** آپ نے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب (رضی اللہ عنہ) کو فرمایا کہ آپ **ان** کو **ایک سپارشی خط لکھ دیں**۔ چنانچہ انہوں نے خط لکھ دیا۔

(نوٹ) دوسروں کی بھلائی اور نفع رسانی کے لئے حضرت اقدس **سپارش** کرنے میں کبھی مضائقہ نہ فرماتے تھے۔ اور عملی طور پر مدنظر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد رہتا تھا **استفعوا تؤجروا** سپارش کے متعلق آپ کی زندگی کے واقعات میں بہت سی مثالیں ہیں جو **سیرۃ** کے حصص میں انشاء اللہ آئیں گی۔ سلسلہ سپارش میں آپ اس امر کا تفرقہ نہ فرماتے تھے کہ یہ مسلمان ہے یا کسی دوسرے مذہب کا آدمی ہے۔ بلکہ اس امر میں آپکا کرم عام تھا۔ بلکہ بعض اوقات ایسے لوگوں کی بھی سفارش کر دیتے تھے۔ جن کے متعلق ذاتی رائے آپ کی ذاتی علم صحیح کی بنا پر کچھ اور ہو۔ لیکن اس کے حوالہ میں صلاحیت کا آپ کو علم ہو۔ چنانچہ ایک مرتبہ **حضرت حکیم الامۃ** نورالدین اعظم رضی اللہ عنہ کو آپ نے ایک سپارشی خط لکھ کر دیا۔ اور اس میں یہ بھی کہا کہ بعض اوقات **کان ابوھما صالحا** کو مدنظر رکھ کر عمل کر لیا جاتا ہے اس آیت کی نہایت لطیف تفسیر آپ نے فرمائی۔ میرا ایک پہاڑیا حضرت اقدس کی خدمت میں بیمار ہو کر آیا تھا پھر اچھا ہو گیا۔ اور آپ ہی کی خدمت میں رہ پڑا۔ اسکی شادی کے لئے آپ حضرت چودھری رستم علی خان صاحبؓ کو سپارش فرماتے رہے

ڈاکٹر رحمت علی صاحب مرحوم سلسلہ کے عظیم الشان انسانوں میں سے ایک مخلص انسان تھے۔ وہ سوماٹی لینڈ میں ایک دشمن کی رحم پٹی کرتے ہوئے شہید کر دیئے گئے تھے۔ حضرت اقدس کے ساتھ انہیں فدایانہ اخلاص تھا۔ وہ دوسروں کی **نفع رسانی** کا بہت بڑا عملی جذبہ رکھتا تھا۔ افریقہ مشن قائم ہونے میں ابتداً جس قدر جماعت نے ترقی کی وہ سب ان کی تبلیغی کوششوں اور ان کی عملی حالت کا نتیجہ تھا ڈاکٹر صاحب حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ کے ماموں تھے۔ اور ضلع گجرات کے رہنے والے تھے اللہ تعالیٰ بے انتہا نعمتیں ان پر اور ان کے مرحوم بھائیوں اور سلسلہ کے درخشندہ گوہر حافظ صاحب پر ہوں (عرفانی)

(۴۲)

بیان کیا کہ:-

ایک دفعہ میں اپنے کھیت میں بیٹھا کاٹ رہا تھا کہ ایک شخص گدا گر آیا اور اس نے آکر صدا دی

اللہ سچ محمد برحق کھائے حلال حرامیوں تک

اس کی بات سن کر مجھے بڑا ہی اثر ہوا۔ میں نے سمجھا کہ ہر شخص داغ ہو سکتا ہے۔ مجھے خیال آیا کہ عبداللہ (حافظ صاحب کا بڑا لڑکا) کا رشتہ آمنہ حافظ حامد علی صاحب کی لڑکی سے ہو جاتے تو اچھا ہے۔ تاکہ ان سے کوئی نیک اولاد پیدا ہو جاوے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ عبداللہ اور ماں آمنہ سے پیدا ہوئی۔ اسی اثنا میں حافظ عامد علی صاحب بھی آ گئے۔ ان کی عادت تھی کہ جب بھی وہ قادیان سے آتے تو میں جہاں بھی ہوتا ملکر اپنے گاؤں کو جاتے۔ میں نے حافظ صاحب سے کہا کہ ابھی ابھی یہ خیال میرے دل میں گذرا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اپنے گھر جا کر مشورہ کروں گا۔ پھر اطلاع دوں گا۔ پھر اس نے حضرت صاحب سے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا

ابھی چھوہارے ملل پاس کر لے تو کر لینا

پھر کچھ مدت کے بعد بس نے حافظ صاحب سے کہا۔ تو انہوں نے کہا کہ حضرت صاحب کے پاس جا کر کہو چنانچہ میں آیا اور حضرت اقدس نماز پڑھ کر بیت الفکر میں گئے۔ تو میں نے جا کر عرض کیا تو آپ نے فرمایا

بہت اچھی بات ہے تم ایک ہی قوم اور جماعت کے لوگ ہو

اور اسپر وہ رشتہ ہو گیا۔ اور صاحب اولاد ہے۔

(۴۳)

بیان کیا کہ:-

ایک مرتبہ میری کمر میں درد تھا اور مجھے بہت تکلیف تھی ایسی حالت میں میں نے خواب دیکھا کہ کوئی شخص کہتا ہے کہ **جو مرزا غلام احمد کہے وہ کرو**۔ میں نے یہ خواب حضرت خلیفہ اول کے حضور بیان کی۔ وہ مجھے بازو سے پکڑ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس لے گئے۔ یہی خواب میں نے وہاں بیان کی آپ نے فرمایا کہ

مرغی کا انڈا نیم برشت کر کے کھا لو

(نوٹ) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ ارشاد ایک نشان کا رنگ رکھتا ہے۔ حافظ صاحب کو بتایا گیا تھا کہ جو آپ فرمائیں وہ کرو۔ اور حضرت نے یہ ارشاد فرمایا اور وہی موجب شفا ہو گیا والحمد للہ۔ حضرت حافظ نور محمد صاحب نے جو روایات وقتاً فوقتاً میرے پاس لکھوائی تھیں وہ درج کر دی ہیں۔ کچھ واقعات اور حالات ایسے ہیں جو ان کی ذات اور سوانح سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے ادیا اور کشوف ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے دلائل و شواہد ہیں ان کا ذکر ان کے ذاتی حالات کے سلسلہ میں انشاء اللہ العزیز کسی وقت آ جائے گا۔ حافظ صاحب اسوقت خدا کے فضل سے زندہ ہیں اور انکی صحت اچھی ہے۔ حافظ صاحب کے اکثر ایام کے اپنے زندہ ہیں۔ حافظ نبی بخش صاحب پشتر ٹوپی بھی بحمد اللہ زندہ سلامت ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نشانات کے زندہ گواہ ہیں والحمد للہ علی ذالک

حیات احمد کا دوسرا ٹیمر جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سوانح حیات ۱۸۸۳ء تک کے حالات درج ہیں۔ اس کی قیمت بھی حسب معمول صرف ایک روپیہ ہے۔ الحکم بکڈپو قادیان دارالامان سے طلب فرمائیے۔ بہت تھوڑی جلدیں باقی ہیں جلدی منگائیے۔

میاں خیرالدین صاحب سکھیوانی کی
بعض روایات

سکھیوانی بھائیوں کا ذکر خیر بارہا الحکم میں آیا ہے اور تاریخ سلسلہ میں ہمیشہ آتا رہے گا میاں خیرالدین صاحب عزیز محترم مولوی قمرالدین صاحب (مولوی فاضل) کے والد بزرگوار ہیں انھوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بعض مسائل دریافت کئے تھے۔ چنانچہ انکے جوابات بغرض اشاعت دفتر الحکم کو دیئے ہیں میں اتنا اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ حضرت اقدس نہ صرف سوالات متنازعہ کے متعلق جواب دیتے وقت ہمیشہ اس امر کو مدنظر رکھتے کہ مسئلہ کی جائز صورت بتادیں۔ اور جہاں مختلف صورتیں ہوں اور سب جائز ہوں وہاں آپ کا عمل جو تھا وہ ترجیحی رنگ رکھتا تھا۔ ان مسائل میں جن کا ذکر میاں خیرالدین صاحب نے کیا ہے آپ کا عمل نمایاں ہے۔ اور فتاوے احمدیہ میں تشریحات بھی ہیں

(عرفانی)

اوائل زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حنفی وہابی مسائل کے تنازعات کا بڑا زور تھا۔ گو اس کا زمانہ بھی آخر ہو چکا تھا۔ مگر تاہم روانگی کافی تھی۔ ہمارا خاندان عموماً وہابی یعنی اہل حدیث کے معتقدات کی طرف زیادہ مائل تھا۔ میرے استاد میاں شمس الدین صاحب بھی اہل حدیث ہی تھے۔ افسوس کہ حضور کے دعوے کے وقت وہ مخالف ہو گئے اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے وہ معتقد تھے۔ اس لئے وقتاً فوقتاً بعض مسائل حضور سے پوچھتا رہتا تھا۔ ان میں سے بعض درج ذیل ہیں:۔

(۱)

ایکدفعہ مینے تعداد رکعات وتر کے متعلق سوال کیا حضور نے فرمایا تین رکعت پڑھنی چاہیئے بدوں سلام۔ یعنی دو رکعت الگ اور ایک رکعت الگ۔

میں نے عرض کیا کہ صرف ایک وتر بھی جائز ہے؟ (کیونکہ اہلحدیث ایک وتر بلکہ پانچ بھی جائز بتاتے ہیں) میرے سوال پر حضور نے جواب نہ دیا۔ میں نے پھر سوال کیا اور پھر سوال کیا کہ حضور! ایک وتر بھی جائز ہے؟۔ تو **فرمایا**:۔ ہاں جواز تو ہے۔ لیکن میں تین ہی پڑھتا ہوں۔

میں نے اسوقت سے آجتک اگر خدا نے چاہا تو آئندہ بھی تین ہی پڑھوں گا بدوں سلام

(۲)

ایکمرتبہ مینے قرأت سورۃ فاتحہ خلف الامام کے متعلق سوال کیا فرمایا کہ سورۃ فاتحہ خلف الامام ضرور پڑھنی چاہیئے اور یہ بھی فرمایا کہ اھدنا الصراط المستقیم تک بھی پڑھی جاوے تو کافی ہے

میں نے عرض کی کہ جو نہیں پڑھتے اُن کی نماز ہوتی ہے یا نہیں (کیونکہ وہابی فرقہ کے نزدیک بغیر قرأت سورۃ فاتحہ خلف الامام نماز نہیں ہوتی) تو حضور نے **فرمایا**:۔ نماز تو ہو جاتی ہے کیونکہ اگر نماز نہ ہوتی تو حنفی مذہب میں بڑے بڑے اولیا و صلحا گذرے ہیں وہ کس طرح اولیا و صلحا ہو جاتے۔ اگر نماز نہ ہوتی۔ اور فرمایا کہ قرأت سورہ فاتحہ خلف الامام سے نماز افضل ہو جاتی ہے۔

(۳)

ایکمرتبہ مینے آمین بالجہر اور بالسر کے متعلق سوال کیا۔ (کیونکہ یہ بھی بہت متنازعہ فیہ مسئلہ تھا) تو **فرمایا** کہ آمین بالجہر کہنی چاہیئے — یا یہ فرمایا آمین بالجہر افضل ہے آمین بالسر سے۔ اور مجھے یہ یاد ہے کہ یہ بھی فرمایا تھا کہ آمین بالسر کے متعلق شبہ رہ سکتا ہے کہ آمین کہی بھی گئی ہے یا نہیں۔

(خاکسار خیرالدین سکھیوانی)

حضرت نتھی فیاض علیصاحبہا کی قلم سے

حضرت ام المومنین متعنا اللہ بطول حیاتھا کی قبولیت دعا کا ایک واقعہ

(میں حقیقۃ الوحی پڑھ رہا تھا صفحہ ۸۲ پر مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے امراض الناس دبرکاتہ یعنی میرے ذریعہ سے مریضوں پر برکت نازل ہوگی۔ اس کے حاشیہ پر حضور تشریح فرماتے ہیں یہ خدا کا قول کہ تیرے ذریعہ سے مریضوں پر برکت نازل ہوگی۔ روحانی جسمانی دونوں قسم کے مریضوں پر مشتمل ہے پھر اس کتاب صفحہ ۸۸ پر حضور تحریر فرماتے ہیں۔ چونکہ خدا تعالیٰ نے اپنی طرف سے یہ خاص معجزہ مجھ کو عطا فرمایا ہے۔ اس لئے میں یقیناً کہتا ہوں کہ اس معجزہ شفاء الامراض کے بارے میں کوئی شخص روئے زمین پر میرا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اگر مقابلہ کا ارادہ کرے تو خدا اُسکو شرمندہ کرے گا۔ کیونکہ یہ خاص طور پر مشیت الٰہی ہے۔ جو معجزانہ نشان دکھانے کے لئے مجھ کو عطا کی گئی ہے۔

خاکسار اس معجزہ کا زندہ گواہ ہے

میرے لڑکے کو تعلیم کے زمانہ میں عارضہ ہو گیا تھا۔ دفعتہً بے ہوش ہو کر ہاتھ اینٹھ جاتے۔ کپورتھلہ میں حکیم ڈاکٹروں کا بہت علاج کرایا۔ اور جگہ جگہ لے جاتا رہا۔ جماعت کے لڑکے اس کی حالت کو دیکھ کر خوف کھاتے تھے۔ ڈاکٹر اور طبیبوں نے مرض مرگی تشخیص کیا۔ لہٰذا مدرسہ سے حکماً علیحدہ کر دیا گیا۔ جب میں علاج کرنے سے تھک گیا تو لڑکے کو معہ اُسکی والدہ کے قادیان میں حضرت مولانا حکیم نورالدین خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی خدمت میں علاج کے واسطے بھیجدیا۔ حضور نے بھی مرض مرگی تجویز کیا اور عرصہ تک اس کا علاج ہوتا رہا۔ بلکہ فائدہ نہیں ہوا۔ اور بالآخر مایوسی کے الفاظ میں کپورتھلہ واپس جانے کا حکم دے دیا۔ مایوسی کے الفاظ سن کر اُسکی والدہ رونے لگی۔ اُن کا قیام حضرت ام المومنین کے پاس تھا لڑکے کی والدہ کو روتا دیکھ کر ام المومنین نے فرمایا رونے کا کیا باعث ہے۔ اُنھوں نے مولانا ممدوح کی زبانی صحت یابی مرض سے مایوسی عرض کی۔ حضرت ام المومنین نے فرمایا ٹھہرو ہم دعا کریں گے۔ اُسیوقت حضور نے دعا کیا۔ اور جانماز بچھا کر سجدہ میں گر گئیں اور ایک گھنٹہ تک روتی رہیں۔ جب سجدہ سے سر اٹھایا۔ تو سجدہ گاہ آنسوؤں سے تر تھا۔ رات ہوئی سو گئے۔ خواب میں محراب مبارک میں لڑکے کو دورہ ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قدیمی کھڑکی کے راستے سے تشریف لائے۔ اور دریافت کیا کہ لڑکے تیرا کیا حال ہے؟ لڑکے نے عرض کیا حضور میرا حال دیکھ رہے ہیں۔ حضرت اقدس نے لڑکے کے سر پر ہاتھ پھیرا اور زبان مبارک سے فرمایا رنج نہ کر اچھا ہو جاوے گا۔

مجھ کو یہ یقین کامل ہو گیا کہ حضرت ام المومنین اور مسیح موعود کی صحت کے واسطے دعا قبول ہو چکی ہے۔ خدا کوئی ایسی صورت پیدا کر دے گا۔ جس سے بچہ صحت یاب ہو جاوے گا۔ زمین و آسمان ٹل جاوینگے مگر مسیح موعودؑ کی زبان سے جو بات نکل چکی ہے۔ وہ پوری ہو کر رہے گی۔

اس کے بعد ہم قادیان سے کپورتھلہ آ گئے۔ بازار یا رستہ میں جب لڑکے کو دورہ پڑتا۔ اور اس حالت کو مخالف دیکھتے تو طنزیہ طور پر کہتے کہ مسیح موعودؑ سے دعا کراؤ؟ میں جواباً کہتا کہ اس کے واسطے دعا ہو چکی ہے۔ خدا تعالیٰ کوئی سبب ایسا کریگا جس سے یہ بچہ صحت یاب ہو جاوے گا۔ تو وہ میرے اس یقین کو سُن کر حیران ہوتے تھے۔

دہلی لے گیا کچھ فائدہ نہ ہوا۔ قصبہ ہاپوڑ ضلع میرٹھ میں ایک مشہور طبیب تھے۔ علاج کی غرض سے اُن کے پاس لے گیا نام کے قریب بچہ کو دورہ ہوا۔ طبیب نے اپنی آنکھ سے دیکھا۔ بچہ کو بہت ہی تکلیف ہوئی۔ رات کو حکیم صاحب گھر چلے گئے۔ میں اور بچہ سو گیا۔ صبح کو حکیم صاحب کہنے لگے میں نے رات کو ایک خواب دیکھا ہے کہ میرے ہاتھ میں ایک کتاب ہے۔ درمیان میں سے جب میں اس کو کھولتا ہوں تو سرورق پر لکھا ہے کہ اس بچہ کو جو عارضہ ہے اُس کا علاج تمر ہندی یعنی املی ہے۔ چند سطر اس کتاب کی پڑھیں تو پھر تا کہ پیسے لکھا ہے کہ سوائے املی کے اس مرض کا اور کوئی علاج ہی نہیں ہے۔ طبیب نے مجھ سے کہا نہ تو میں مرض کو سمجھا ہوں اور نہ میں نے علاج کو سمجھا ہے تو تم سے اپنا ایک خواب بیان کر دیا ہے۔

یہ خواب سُن کر مجھے بہت خوشی ہوئی کہ خدا نے طبیب کو بذریعہ الہام یا سچے خواب کے مریض کی صحت یابی کے واسطے دعا بتادی۔ اور یہ مسیح موعود اور ام المومنین کی دعا کی برکت کا باعث ہے

میں بچہ کو بغیر علاج کے گھر لے چلا آیا۔ رات کو وہ تولہ املی بھگو دی۔ صبح کو بیل چھان کر تھوڑی سی مصری ملا کر پلا دیا کرتا تھا۔ ایک ہفتہ میں بچہ قطعی طور پر صحت یاب ہو گیا۔ اسوقت وہ تندرست و توانا اور عالی مرتبہ پر ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

خدا کی بتائی ہوئی دوا کی ایک اور مثال

دہلی میں ڈاکٹر شمس الدین صاحب احمدی ہیں۔ اس بچہ کی بیماری اور دوا کا ذکر آیا۔ اُنھوں نے فرمایا کہ میرے ساتھ بھی ایک واقعہ ایسا ہی گذرا ہے میری لڑکی کو کالی کھانسی ہو گئی۔ بہت کچھ علاج کرتا رہا۔ کچھ فائدہ نہ ہوا ایک روز مینے خدا سے دعا کی کہ بار خدایا کہ میں تو اس لڑکی کا علاج کرتے کرتے تھک گیا۔ تو ہی کوئی دوا بتا۔ جب میں رات کو سویا تو خواب میں آواز آئی "ریٹھہ" جب آنکھ کھلی تو خواب کا نظارہ تو آنکھ کے سامنے تھا۔ مگر دوا مطلق سمجھ میں نہ آئی۔

ایک اور ڈاکٹر صاحب احمدی سے اس کا ذکر آیا اُنھوں نے کہا کہ ریٹھہ میں ۲۵ خواص ہیں۔ فلاں کتاب کو دیکھو۔

میں نے کتاب دیکھی تو کالی کھانسی کے واسطے بھی خاص تھی میں نے اس کا استعمال کیا تو لڑکی کو فائدہ ہو گیا۔ یہ خدا کا فضل ہے

نیازمند

قریشی فیاض علی احمدی ۳۱۳

وموصی ۳۸۹۲

سیرت مسیح موعود جس میں حضرت کے شمائل و عادات و معمولات اور آپکے اخلاق فاضلہ کا بیان واقعات کی روشنی میں کیا گیا ہے ضخامت نئی جلد صرف ایک روپیہ۔ مکمل سٹ کی دفتر سے دریافت فرمائیے:—

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ

حضرت مولوی جلال الدین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ رضی اللہ عنہ

آج کی اشاعت میں حضرت مولوی جلال الدین صاحب شہید کے حالات شائع کئے جا رہے ہیں۔ جو دفتر دعوت و تبلیغ نے اشاعت کے لئے روانہ کئے ہیں۔ میں خود ان پر کوئی تبصرہ نہیں لکھتا۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو شہدائے سلسلہ عالیہ کے ذیل میں کچھ لکھوں گا۔ ورنہ یہ بھی کافی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے ۸ رجون ۱۹۳۴ء کو خطبہ جمعہ میں آپ کے جنازہ کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

مولوی جلال الدین صاحب جو کھڑ پٹے ضلع فیروز پور کے رہنے والے تھے اور ملکانوں میں تبلیغ کے لئے مین پوری رہتے تھے۔ فوت ہو گئے ہیں۔ وہ پرانے اور نہایت مخلص احمدی تھے۔ میں دیر سے انہیں جانتا ہوں۔ یہ تو میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں آئے یا بعد لیکن حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ سے میرے ان کے تعلقات تھے۔ میرا ۲۷ سالہ تجربہ ہے کہ میں نے ان کے چہرے پر کبھی اصابت کے آثار نہیں دیکھے۔ ہمیشہ خوش نظر آتے۔ کئی دفعہ وہ اپنے معاملات پیش کرتے اور انہیں ایسا مشورہ دینا پڑتا جو ان کے خاندان کے خلاف ہوتا۔ مگر وہ ہمیشہ خندہ پیشانی سے سنتے اور ہنستے ہوئے کہتے کہ اچھا یہ بات ہے اور کبھی کسی بات پر برا نہ مناتے۔ انہیں تبلیغ کا جنون تھا۔ میں پوربی سے جو احمدی آتے بلکہ بعض اوقات وہاں سے غیر احمدی آتے۔ وہ بتاتے کہ ان کے تقوے و طہارت کا اس علاقہ میں گہرا اثر ہے جس طرح ان کی وفات ہوئی وہ بھی اپنے اندر شہادت کا رنگ رکھتی ہے سخت گرمی کے دن میں وہ ایک جگہ تبلیغ کے لئے گئے۔ اور یہ گوارا نہ کیا کہ تمام دن وہیں گذار دیں۔ لوگوں نے مجھے کہا کہ گرمی بہت ہے یہیں ٹھہر جائیں لیکن انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ دوسری جگہ جا کر بھی تبلیغ کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ چلے گئے۔ راستہ میں سن سٹروک جسے ضربۃ الشمس کہتے ہیں ہو گیا۔ اور بے ہوشی میں کسی گوردوارے کے سامنے جا گرے اور فوت ہو گئے۔ لوگوں نے پولیس والوں کو بلایا وہ بھی آپ کو پہچانتے تھے۔ یہ موت بھی شہادت کی موت ہے کوئی وجہ نہیں اگر دین کے معاملے میں کوئی دشمن مار دے تو شہادت ہو۔ لیکن اگر کوئی شخص دیانت داری کے ساتھ خدمت دین کرتا ہوا مر جائے تو وہ شہید نہ ہو۔ غائبانہ کے بعد میں ان کا جنازہ پڑھاؤنگا دوست شریک ہوں۔

(منقول از الفضل ۱۴ رجون ۱۹۳۴ء)

مختصر حالات زندگی

حضرت مولوی صاحب مرحوم علوی۔ قریشی خاندان سے تھے جو کہ تحصیل قصور (ضلع لاہور پنجاب) میں آباد ہے اپنے خاندان و قوم کے راہنما، احمدیت کے بانی اور مدت تک آنریری مبلغ علاقہ فیروز پور و قصور و دوآبہ جالندھر رہے

آپ کا خاندان پشت ہا پشت سے علم دوست خدا پرست حافظ قرآن کریم چلا آ رہا ہے۔ اور علماء کے خاندان سے ہی آپ کی سابقہ رشتہ داریاں چلی آ رہی ہیں۔ جب پہلے پہل براہین احمدیہ صوبہ پنجاب میں شائع و مشہور ہوئی تو آپ نے اسے مطالعہ فرمایا۔ جس نے آپ کے قلب پر ایک گہرا اثر قائم کر دیا مولوی قمر الدین صاحب مرحوم جو علاقہ فیروز پور کے ایک مشہور واعظ تھے جنہوں نے تحصیل علم مروجہ کی تکمیل کی ہوئی تھی۔ جو کہ آپ کے بہنوئی تھے ان کے ساتھ ملکر آپنے براہین اور احمدیہ لٹریچر اور اشتہارات وغیرہ کو پڑھا۔ مولوی قمر الدین صاحب سے علمائے پنجاب جب فتوے تکفیر (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) پر دستخط کرانے کو آئے اور مصر ہوئے تو ہر دو مولوی صاحبان نے اس فتوے پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا اور صاف صاف کہدیا کہ مصنف کتاب کی تحریر سے خدائی رغب اور خاص عظمت الٰہی ظاہر ہوری ہے۔ لہذا ہم فتوے تکفیر پر دستخط نہیں کرتے۔

مولوی قمر الدین مرحوم تو جلد ہی اس جہان سے رحلت ہو گئے لیکن بعد میں حضرت مولوی جلال الدین صاحب مرحوم کی قومی نگرانی و تبلیغ کے باعث مولوی صاحب کی سب اولاد احمدی ہو گئی۔ جو اب تک احمدی ہے پھر مولوی صاحب مرحوم نے ۱۹۰۱ء سے قبل ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لٹریچر کا مطالعہ شروع کر دیا اور ۱۹۰۲ء میں چند اشخاص قادیان برائے تحقیق مزید روانہ کئے جو بیعت کر کے واپس آئے۔

چونکہ مخالفت ان دنوں زوروں پر تھی اور آپ اخبارات الحکم و البدر منگاتے تھے۔ جو بعد میں صرف بدر کے نام سے مشہور ہوا۔ اور لوگوں کو دکھاتے۔ پڑھاتے اور حکیمانہ تبلیغ کر رہے تھے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۹۰۳ء اور ۱۹۰۴ء میں مولوی صاحب کے اکثر رشتہ دار احمدی ہو گئے تھے۔ آپ خود قریباً ایک دو سال بعد میں یعنی ۱۹۰۴-۵ء کے درمیان حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر دستی بیعت کی نعمت سے فیضیاب ہوئے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس سے قبل آپ کی تبلیغ سے کئی لوگ احمدی ہو چکے تھے۔ بلکہ چندہ بھی قادیان اس سے قبل آپ بھجواتے رہے آپ برائے تحقیق اور ذکر بھیجتے رہے۔ جو بیعت کر کے واپس گئے۔ اور حکیمانہ طرز سے کئی جماعتیں کھڑی میر شیخ عماد۔ زنے والا۔ اٹاری وغیرہ اسوقت ہی تیار ہو گئیں اور بعد میں لدھیکے اونچے بیچے وغیرہ کئی جگہ آپ کے خاندان کے افراد کے ذریعہ جماعتیں قائم ہو گئیں

جب پہلے پہل آپنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر مع دیگر معززین دیہہ بیعت کی تو ۳۰ روپیہ نقد کے قریب آپنے چندہ بھی اپنی دیہاتی جماعتوں کا پیش کیا اور کہا کہ حضرت! احمدی تو میں مدتوں سے ہوں۔ لیکن پہلے اوروں کو روانہ کرتا رہا۔ اب خود حاضر ہوا ہوں۔

آپ پھر ۱۹۰۵ء سے ہر سہ جلسہ سالانہ پر قادیان مع جماعت ہائے زیر اثر تشریف لاتے رہے۔ آپ کے چھوٹے بھائی مولوی علی محمد صاحب مرحوم غزنویہ سکول امرتسر سے جب فارغ التحصیل ہو کر واپس گئے اور زیرہ ضلع فیروز پور میں مرکز قائم کر کے انہوں نے اپنا تعلیمی درس شروع کیا۔ اور اس علاقہ میں انکی بڑی بھاری قبولیت پھیل گئی۔ تو چونکہ وہ امرتسر سے مخالفت کا کافی اثر لے کر گئے تھے۔ حضرت مولوی جلال الدین صاحب کو ان کی اصلاح و داخل سلسلہ کرنے کے لئے بڑی لمبی اور بڑی شدت کی محنت کرنی پڑی۔ جب وہ کسی صورت سے زیر اثر نہ آئے۔ تو آپنے انہیں فرمایا کہ تم نے مرزا صاحب کو تو نہیں دیکھا۔ پر مجھے تو یقین سے جانتے ہو میں کس چال چلن کا انسان ہوں؟ پھر فرمایا علی محمد! دیکھو مجھے سر سے الہامات ہوئے ہیں اور ان میں مجھپر حضرت مرزا صاحب کی صداقت کھل گئی ہے کہ وہ سچے مہدی مسیح ہیں۔ اور میں کعبہ میں کھڑے ہو کر حلف اٹھا سکتا ہوں کہ یہ الہامات سب سچے ہیں۔ چونکہ مولوی صاحب کی عظمت کا ان کا سب خاندان قائل تھا اور انکے تقوے کا سب پر اثر تھا۔ اس جواب پر آخر مولوی علی محمد صاحب بھی غور کرنے لگے اور جلد ہی احمدی ہو گئے۔ جن کی یادگار اسوقت زیرہ ضلع فیروز پور کی جماعت ہے۔ لیکن قضاء قدر نے اتنے بڑے فاضل کو مہلت نہ دی اور مولوی علی محمد مرحوم زیرہ میں جلد ہی فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ان کے بعد حضرت مولوی جلال الدین مرحوم سے اور علماء علاقہ سے مناظرے شروع ہوئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے شہید مرحوم کی ایسی یاوری فرمائی کہ ان کے ذریعہ کئی جماعتیں قائم ہو گئیں۔

آپ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی مجلس میں تکمیل علم حدیث کے لئے اکثر ٹھہرا کرتے تھے۔ پھر وہ علمی خزانہ اپنے علاقہ میں آ کر شائع فرماتے تھے۔ اور اس طرح آج سینکڑوں ہزاروں قلوب ان کی علمی و منقیانہ و حکیمانہ عنایات کے رہین منت ہیں۔ جزاہ اللہ عنا وعن جمیع المومنین۔ آمین۔

ہم لوگوں نے آپکے بیسیوں الہامات و کشوف پورے ہوتے دیکھے۔ اور یہ نظارہ تو عام دیکھا گیا کہ جو شخص آپ سے الجھا اور مقابل ہوا اسنے آناً فاناً گرفت آسمانی کے شکنجہ میں اپنے تئیں مقید پایا۔ اور آپ کی دعائیں بہتوں کو مستجاب کر گئیں۔ جس کے بیسیوں شاہد آج زندہ موجود ہیں۔

آپ کو تبلیغ کا اسقدر شوق تھا۔ جس کا بیان نہیں ہو سکتا۔

آپ کی اہلیہ مرحومہ کا غالباً ۱۹۱۲-۱۱ء میں انتقال ہو گیا۔ چار چھوٹے بچے بھی ایک دو دن کے وقفہ سے وبائے ہیضہ میں مبتلا ہو کر فوت ہو گئے۔ تب بھی آپکے تبلیغی دورے بدستور جاری رہے۔ بلکہ اپنے چھوٹے بچے (شرافت احمد کو جو اب قادیان سے میٹرک پاس کر کے غالباً جماعت فیروز پور کے پاس مقیم اور کسی ملازمت پر لگے ہوئے ہیں) اپنے ہمراہ لے کر آپنے تبلیغی کام اختیار کیا۔ اور آنریری تبلیغ میں آپ مصروف ہو گئے۔ آخر فیروز پور سے آپ کو بطور سفر خرچ کچھ امداد ملنے لگی۔ لیکن آپ کی طبیعت کچھ ایسی مستغنی المزاج واقع ہوئی تھی کہ آپ نے ایسی باتوں کی طرف کبھی التفات ہی نہ کیا۔

مکتوبات احمدیہ جلد اول جسمیں حضرت سیٹھ عبدالرحمن صاحب رضی اللہ عنہ کے نام مکتوبات ہیں۔ قیمت فی جلد صرف ۴ عہ
مکتوبات احمدیہ جلد دوم جس میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے نام مکتوبات ہیں قیمت فی جلد عہ
الحکم بکڈپو قادیان

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ خان صاحب بابو فرزند علی صاحب امیر جماعت فیروز پور (جو اب ناظر صاحب امور عامہ ہیں) نے فرمایا کہ مولوی صاحب اگر آپ کو کرایہ ریل بھی نہ دیا جائے۔ تو کیا آپ پھر بھی ہمارے حکم کے ماتحت فیروز پور لاہور کے علاقہ میں بدستور تبلیغ کر سکتے ہیں۔ آپ نے کمال انشراح صدر سے فرمایا کیوں نہیں بے شک میں ہر طرح حاضر ہوں۔ اور پھر مدت تک کرایہ ریل بھی نہیں لیا۔ اور بدستور سابق مصروف تبلیغ رہے

فرماتے تھے کہ ایک دن کچھ فکر اور غم محسوس ہوا کہ اگر اسی طرح ہر قسم کی آمد رہی اور ضروریات مجبور کرتی رہیں تو پھر گذارہ کیسے چلے گا فرماتے کہ یہ خیال ابھی دل میں آیا ہی تھا کہ بلند آواز سے مجھ سے کہا گیا "کیا تمہیں پہلے کوئی تنخواہ دیا کرتا تھا" یہ سنتے ہی فرماتے "میں کانپ گیا اور کہا "میرے مولا میں حاضر ہوں مجھے کسی تنخواہ کی ضرورت نہیں ایک تو جو میرا مولیٰ رحیم و کریم موجود ہے پھر مجھے کیا فکر ہے" اور پھر بہت سے مصروف تبلیغ رہے

شہید مرحوم اکثر فرمایا کرتے تھے کہ میرے ساتھ میرے مولیٰ کریم کا کھانے کا ایسا تعلق ہے کہ بغیر کسی ذریعہ کے سفر میں وہ خود پکی پکائی کھلاتا ہے۔ اور اس کے عجیب عجیب نظارے اس احقر نے ان کی رفاقت سفر میں خود بھی کئی مرتبہ دیکھے ہیں

اول:۔ آپ نے اپنی زندگی میں بہتوں کو علم پڑھایا

دوم:۔ بہتوں کو تبلیغ کی۔ اور آپ کے ذریعہ بہت سی جماعتیں قائم ہوئیں۔

سوم:۔ بہت لوگوں کی شادیاں کرائیں۔ کئی کنوارے اور رانڈ جو بے آس بیٹھے تھے۔ آپکے ذریعہ سے کئی آجڑے ہوئے گھر آباد ہو گئے

چہارم:۔ آپکی روحانی توجہ کے باعث کئی لوگ عوام میں سے صوفی اور عالم ہو گئے۔ چنانچہ باہر یا علاقہ لاہور فیروز پور میں جماعتیں سنبھالے بیٹھے ہیں اور سلسلہ کی خدمات کر رہے ہیں جن کی تفصیل کی گنجائش نہیں۔ چند نام لکھے جاتے ہیں:۔

(۱) مولوی عبدالعزیز صاحب مبلغ یوپی و بیٹ بیاس حال آنریری مبلغ سندھ (۲) مولوی حسن علی مرحوم مبلغ یوپی و کرمپورہ (۳) مولوی محمد اسحٰق صاحب مبلغ یوپی و علاقہ قصور حال مقیم کھریپٹر (۴) مولوی قادر بخش صاحب مقیم کھریپٹر (۵) مولوی احمد علی صاحب سکنہ لدھیکے نہیں ضلع لاہور (۶) مولوی محمد صدیق صاحب سکنہ شیخ عماد نو متصل قصور ضلع لاہور (۷) مولوی اللہ بخش صاحب سکنہ زیرہ فیروز پور۔ (۸) خاکسار راقم الحروف مبلغ سندھ مقیم ضلع تھرپارکر وحیدر آباد

یہ تو احمدی علماء کی فہرست ہے۔ ان کے علاوہ بیسیوں غیر احمدی آپکے مدرسہ میں دین سیکھتے رہے اور عام مرد و زن دینی فوائد حاصل کرنے والوں کی تعداد تو کئی ہزار تک پہنچ جاتی ہے

آپنے شروع میں ہی وصیت کی تھی اور صد بارہ پیہ آپنے آجتک تحریکات سلسلہ میں خود کمال خوشی سے دیا سکہ آپ کی تحریکات سے مرکز میں ہزارہا روپیہ داخل ہوا اور ہوتا رہے گا اور دعا بھی بیسیوں آپنے کرائیں۔ عرصہ ۱۰-۱۲ سال علاقہ قصور فیروز پور میں تبلیغ کرنے کے بعد فتنہ ارتداد کے ایام میں آپ اپنے خرچ پر علاقہ یوپی ۱۹۲۳ء میں ایک سال کے قریب مصروف تبلیغ رہے۔ پھر نظارت نے آپ کو وہیں لگا لیا۔ اس زمانہ سے لے کر آج تک آپ یوپی میں ہی تبلیغی خدمات پر فائز رہے درمیانی زمانہ میں میٹ بیاس اور اور ہوشیار پور جماعتوں کے بھی کئی مرتبہ دورے کئے۔

آپ کی طبیعت ایسی صابر تھی کہ سفر میں بھوک پیاس وغیرہ کی خواہ کیسی ہی سخت تکالیف پیش آجائے آپ اسطرح برداشت کرتے تھے کہ اس کا ذکر تک نہیں کرتے تھے۔ آپ میں بے نفسی اور صبر اور غناء اور سوال و اظہار ضرورت سے نفرت اسقدر بدرجہ تھی جس کی انتہا ہی نہیں۔ ہمیشہ آرام تکلیف کو خدا کی طرف سے جانکر صبر کر جاتے اور کسی کو کچھ نہیں کہتے تھے

آپ فرماتے کہ اسلام ہماری جائداد ہے۔ اس کی خدمت ہم قریش کا اصل فرض ہے۔ اگر ہم اور کاموں میں لگ گئے تو دینی کام اور کون کرے گا۔ چنانچہ اس عاجز کو ایکدفعہ یہ مشورہ آپ ہی نے دیا تھا کہ جب اسلامی مرکز ٹوٹ گیا تھا تب بھی اولیاء اللہ اسلام کے خادم رہے۔ اور دنیا کو مسلمان کرتے رہے۔ ان کو بیت المال سے کبھی تنخواہیں ملا کرتی تھیں؟ وہی رزاق رب العالمین اب بھی موجود ہے۔ اسی پر توکل کر کے اسلامی کام کرنے چاہئیں۔ وہ خود ہی مومن کے گذارہ کی سبیل پیدا کر دیتا ہے۔ آپکے ہاتھ کی حلفیہ شہادت لکھی ہوئی میرے پاس موجود ہے کہ ۱۲۹۹ھ ان کے والد صاحب محمد الیاس مرحوم کی وفات ہوئی انہوں نے سب رشتہ داروں کے سامنے فرمایا کہ حضرت امام مہدی ؑ اب پیدا ہو چکے ہیں ہم جا رہے ہیں تم ان کو دیکھو گے۔

نقل شہادت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حذا القائی کو حاضر جان کر سچی شہادت پیش کرتا ہوں۔ میرے والد ماجد ۱۲۹۹ھ میں فوت ہوئے میں بڑے بھائی کے پاس کاشت کا کام کرتا تھا ہم دونوں باری باری ایام بیماری میں دوسرے گاؤں سے خدمت میں حاضر ہوتے ۔۔۔ ایکدن ہم دونوں کو بلا لیا فرمایا کہ آج کی رات ہوں صبح کو چلے جانا ہے (یعنی صبح کو وفات ہوگی۔ ناقل) رات کو باتوں میں یہ بھی کہا امام مہدی تو اب دنیا میں موجود ہیں۔ لیکن اب تک ان کا ظہور نہیں ہوا۔ ہم تو جا رہے ہیں تم ان کو ملو گے۔ جب بودی والا (دھار) ستارہ چڑھا تو کہا لیٹش پڑھو۔ ادھر ہم نے سورت ختم کی ادھر ان کی روح پرواز کر گئی انا للہ وانا الیہ راجعون

بقلم خاکسار جلال الدین احمدی مبلغ علاقہ یوپی ۲ ۱/۲

اور بھی حلفیہ شہادات اس عاجز کی کاپی میں اس واقعہ کی قلمبند موجود ہیں جو دکھا سکتا ہوں۔ آپ قرض حسنہ پر بہتوں کو روپے دیدیا کرتے تھے۔ جب کوئی وجہ پوچھتا تو فرماتے کہ اس طرح ہی میرا مال ہمیشہ بڑھتا ہے۔ اور یہ کام دین اور دنیا دونوں رنگوں میں مفید ثابت ہوا ہے۔

حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی یا کوئی اور صاحب جب انہیں فرماتے کہ آپ بوڑھے ہو گئے ہیں۔ نیچا ہیں تبادلہ کرالیں۔ تو فرماتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلال رضؓ کو فرمایا۔ اگر کوئی شخص ۷ سال اذان دیتا رہے۔ تو اسپر جنت واجب ہو جاتی ہے۔ لیکن میں بھی ایک اذان دے رہا ہوں چاہتا ہوں کہ سامان مغفرت یوپی میں سے ہی میسر آجائے۔ چنانچہ آپ کی مراد اللہ تعالیٰ نے یوپی میں ہی پوری کر دی۔ اللہ تعالیٰ آپکے درجات ہر آن بلند سے بلند تر کرتا رہے۔ آمین ثم آمین

اسوقت آپ کا ایک لڑکا خزانت احمد نامی اور ایک بیوی زندہ موجود ہیں باقی قریبی اعزہ رشتہ دار ہیں۔

چند واقعات

آپ فرماتے کہ ایک مرتبہ کہیں آتشبازی چل رہی تھی۔ اور لوگ دیکھ رہے تھے میں بھی ان میں کھڑا گیا۔ ایک آتشبازی جسکو چکچو ندر (چھچھوندر) کہتی ہیں میرے پاؤں پر آلگی۔ اور دونوں پاؤں زخمی ہو گئے اور اسی وقت آواز آئی لا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار"

(۲) جب آپکے بچے وبائے ہیضہ سے بیمار اور بعض فوت ہو رہے تھے۔ آپ ان کی شفا کے لئے دعا کر رہے تھے۔ اسوقت آپ کا کوئی لڑکا شرانت احمد موجود نہ تھا۔ نماز میں آپ کی زبان پر یہ الفاظ جاری ہو گئے "میرے شرانت احمد کی خیر" آپ حیران سے ہو گئے۔ پھر آپ سمجھے کہ موجودہ سب لڑکے فوت ہو جائینگے اور ایک لڑکا شرانت احمد دیا جائے گا۔ اس کو مولیٰ کریم بڑھائیگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

(۳) ایک دفعہ قرآن مجید پر غور کر رہے تھے کہ ایک جگہ ایک سورت کے مثل لانے کا ذکر ہے۔ ایک جگہ دس کا اور ایک جگہ سارے قرآن مجید کا مثل لانے کا۔ کیا مطالبہ کو بوجھل کیا گیا ہے۔ تب آپ فرماتے کہ قرآن کے ایک حصہ کو قرآن ہی کہا جاتا ہے۔ یہ مسئلہ تو حل ہو گیا پر دس سورت والا حل نہ ہوا تب آواز آئی "شاید یہ دسویں سورت ہی ہو" جب شمار کیا تو واقعی توبہ اور انفال ملائیں تو دسویں ہی بنتی ہیں۔ اگر فاتحہ کو الگ کر لیں تب بھی دسویں ہی بنتی ہیں اس صورت میں انفال اور توبہ کو الگ الگ شمار کرنا پڑتا ہے۔

(۴) آپ فرماتے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کے زمانہ میں اخبار بدر اور الحکم میں تازہ وحی دیکھ دیکھ کر ہمیں شوق پیدا ہوا کہ اے مولیٰ کریم جس طرح قادیان پر یہ تیرا باران رحمت ہو رہا ہے۔ ہمیں بھی اس میں سے حصہ دار کرتا ہمیں حق الیقین نصیب ہو فرماتے اسکے بعد یہ سلسلہ الہامات ایسا ہمارے ساتھ شروع ہوا کہ بعض دفعہ خالی دن کوئی گذرتا تھا۔ پھر بعد میں جب ہم اس نعمت سے خوب آشنا اور سیر ہو گئے۔ تو پھر بعد زمانہ نبوی (یعنی مسیح موعودؑ) کی رحلت فرما جانے کے بعد یہ انعام کچھ کم ہوتا گیا۔ لیکن آخر تک آپ پر یہ فضل بند نہیں تھا۔

(۵) قرآن مجید سے عجائبات کا بیان کرنا ایسا آپکو آتا تھا کہ سرکش مخالف بھی حیران رہ جاتے تھے۔ اور درس قرآن مجید آپ کو بہت ہی پسند تھا۔ احادیث کا درس بھی آپ دیتے تھے۔ اور طلباء کی مشکلات کو حل کیا کرتے تھے۔ صرف نحو آپ کو خوب حفظ تھی۔ اور مخالفین کو اکثر صرف نحو سے فائل کر لیا کرتے تھے۔

(۶) آپ حج کو تشریف لے گئے اور آپکے ساتھ اور بھی علماء تھے۔ یہ غالباً ۴۰ سال کا واقعہ ہے۔ اسوقت آپکو معلوم ہوا کہ ہم راستہ سے واپس آ رہے ہیں چنانچہ واقعی وبائی امراض کے باعث حج بند تھا آپ راستہ سے غالباً جدہ سے واپس آ گئے۔ چونکہ یہ بھی مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک نشان تھا آپکے ایمان کو اس واقعہ نے سونے پر سہاگے کا کام دیا۔

آپ اپنے خاندان میں سیٹھ کا کام کرتے تھے اور جب کسی کو قرضہ کی ضرورت ہوتی۔ آپ شادی بیاہ میں ہمیشہ امداد فرماتے تھے۔ اور بعض کو معاف کر دیتے اور بعض سے بعد میں وصول کر لیتے تھے۔ حالانکہ آپ کی مالی حالت کوئی ایسی اچھی نہ تھی۔ لیکن آپنے ایسی مشکلات کے اوقات میں

مکتوبات احمدیہ جلد سوم جس میں چودھری کرم علی خان صاحب رضی اللہ عنہ کے نام مکتوبات ہیں قیمت فی جلد صرف عہ
مکتوبات احمدیہ جلد چہارم جس میں حضرت نواب محمد علی خان صاحب قبلہ اللہ تعالیٰ کے نام مکتوبات ہیں۔ ضخامت فی جلد صرف عہ
الحکم بکڈپو قادیان

کتنوں کو سود کی بلا سے بچایا اور ہندوؤں کے پنجۂ ظلم سے آپ نے ہتنوں کو چھڑایا۔ اور ایسی تربیت آپ نے اپنے شاگردوں اور متعلقین کی فرمائی کہ اب ان میں سے کوئی بھی ہندوؤں سے بیاج پر قرض لینے والا نظر نہیں آتا۔

پہلے پہل عرصہ قریباً ۴۰ سال کا ہوا جب زمین کے رہن رکھنے کے جواز میں آپ نے اور مولوی قمرالدین صاحب مرحوم نے پنجاب میں فتویٰ جاری کیا۔ دیگر علماء زمین کے رہن کو حرام کہتے تھے۔ آپ نے علماء کو چیلنج دیا کہ زمین کے رہن کی حرمت ثابت تو کرو۔ ایک کتاب بھی آپ کے چھوٹے بھائی مولوی علی محمد مرحوم نے جواز رہن زمین پر لکھی تھی۔ آخر کسی عالم کو مقابل آنے کی جرأت نہ ہوئی۔ پھر احمدیت نے بھی اس کو جائز ثابت کیا۔ تب آپ بہت ہی خوش ہوا کرتے تھے کہ ان کے خیالات کا مسیح وقت کی تعلیم سے اللہ تعالیٰ نے توارد کر دیا۔ اس کا آپ بہت شکریہ ادا کرتے تھے۔

مجھے کوئی واقعہ ایسا یاد نہیں کہ کبھی آپ نے کسی سے قرض لیا ہو۔ ہاں دیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ بخاری شریف میں سچی حدیث ہے کہ الید العلیا خیر من ید السفلیٰ یعنی دینے والا ہاتھ لینے والے سے بہتر ہوتا ہے۔ اور اسی پر ہمیشہ ہمنے آپ کا عمل دیکھا ہے کبھی سوال نہیں کرتے تھے۔

علاقہ بیٹ میں اس علاقہ سے ملکر آپ نے چند تبلیغی دورے کئے۔ ایک دن جنگل میں سے ایک گرا ہوا گنا اٹھا کر چوسنے لگ گئے۔ میں نے کہا مالک کھیت نے مجھے عند الضرورت گنا لینے کی اجازت دے رکھی ہے۔ آپ کو تازہ لائے دیتا ہوں۔ فرمایا ان کو محسوس تو ہوتا ہے اور مشکوک چیز سے بھی پرہیز چاہیئے۔ ایک حدیث شریف میں ہے کہ انکا کھانا حرام ہے اور لباس حرام ہے فانی لیستجاب لھم پھر میں ان کی دعائیں کیسے قبول کروں۔

الغرض آپ ایک صابر فقیر۔ عالم قرآن و حدیث صرف و نحو وغیرہ اور مجاہد فی سبیل اللہ اور خود فراموش بزرگ تھے جو ہم میں سے گذر گئے ہیں۔ مولیٰ کریم اس کمی کو جلد بہتر صورت میں پوری کر دے۔ اور ہمیں بھی آپ کی پاکیزہ صفات کی اتباع کی توفیق بخشے آمین ثم آمین۔

بالآخر یہ عاجز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز و احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ التماس کرتا ہے کہ ہمارے خاندان کو آپ کی وفات سے بہت بڑا نقصان پہنچا ہے۔ آپ للہ دعا فرماویں کہ اس کمی کو اللہ تعالیٰ احسن صورت میں پوری فرما دے۔ آپ کی نسل پر بھی بڑے بڑے افضال نازل فرمائے اور باقی رشتہ داروں پر بھی تاکہ وہ ہر ایک روحانی جسمانی برکت کے وارث ٹھہریں۔

فیاد مند محمد صالح قریشی سابق مبلغ علاقہ بیٹ جالس
حال علاقہ سندھ (مقیم حیدر آباد سندھ)

نوٹ

آپ کی زندگی کے عجائبات اسوجہ سے چھوڑ دیئے کہ شاید اخبار سب کو شائع نہ کر سکے۔ اگر مولیٰ کریم نے توفیق بخشی تو کسی اور رنگ میں ریکارڈ میں لانے کی سعی کی جائے گی۔

بہر حال مرحوم احمدیت و ایمانداری اتباع و خود فراموشی کا ایک حیرت انگیز نمونہ تھے۔ اور ہزاروں نے آپکے وجود سے فائدے اٹھائے ہیں۔ مولا کریم ان کو بہت بلند درجات پر فائز فرما دے۔ آمین

(محمد صالح قریشی)

میں کیونکر احمدی ہوا؟

چودھری مولاداد صاحب ریٹائرڈ سب انسپکٹر پولیس سکنہ سارچور کے حالات

(از قلم ماسٹر فدیا احمد صاحب رحمانی)

میں نے حضرت مسیح موعود کے دست مبارک پر ۱۸۹۳ء میں بذریعہ خط لاہور سے بیعت کی۔ ابتدا ۱۸۹۰ء میں چرچا سنا کرتا تھا کہ قادیان میں کسی مغل نے مہدویت کا دعویٰ کیا ہے اس زمانہ میں ایک گارڈ کے پاس سے مرزا امام دین صاحب کی وہ کتاب ملی جس میں انھوں نے لال بیگی بھنگیوں کی تعلیم لکھی ہے۔ اس کتاب کو پڑھ کر میرے دل میں بدظنی گذری۔ کہ وہ مہدی بھی چونکہ امام دین کا بھائی ہے۔ اسی قماش کا ہوگا پھر میں امرت سر سے لاہور تبدیل ہو کر آ گیا۔ یہاں مجھے کسی کے ہاتھ سے ازالہ اوہام ملی۔ میرے ساتھ ایک صاحب نواب احمد حسن بھجھر کے نوابوں میں سے محکمہ پولیس میں ملازم تھے ہم دونوں نے اس کتاب کا ملکر مطالعہ کیا۔ نواب صاحب تو کتاب پڑھ کر سر دھنا کرتے تھے۔ اور کہا کرتے کہ جھوٹوں کا کلام ہو ہی نہیں سکتا۔ کتاب کے مطالعہ کے بعد میں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں بیعت کا خط لکھ دیا چونکہ میں پر پیڈ کا انچارج تھا اسلئے میری کوئی مخالفت نہ کر سکا اور نہ مجھے کوئی تکلیف پیش آئی۔

۱۹۰۴ء میں تبدیل ہو کر حیدر آباد سندھ چلا گیا وہاں حیدر آباد کے قلعے کے پاس ایک پٹھان ولی اللہ مشہور تھے ان کی بابت معلوم ہوا کہ وہ بہت خدا رسیدہ انسان ہیں اسلئے مجھے شوق ہوا کہ ان کی زیارت کروں میں نے منشی امام الدین صاحب سارجنٹ سکنہ دھرم کوٹ رندھاوا اور منشی محمد بخش سب انسپکٹر سکنہ قصور کو کہا کہ جب وہاں جاؤ تو مجھے بھی ساتھ لے جانا۔ اکٹھے چلکر زیارت کریں گے۔ لیکن وہ جب کہ میں باہر کام پر تھا بغیر ملے ہی چلے گئے۔ واپس آکر انھوں نے ذکر کیا آپ یہاں نہ تھے۔ اس لئے ہم فرط شوق سے بغیر آپکے چلے گئے۔ دریافت پر انھوں نے بتلایا کہ وہ صاحب شراب بہت پیتے ہیں۔ اور لوگ آپکے لئے شراب کی بوتلیں لاتے ہیں۔ اور بلاؤ کی دیگیں منتظر کرتے ہیں۔ جو محتاجوں میں تقسیم ہو جاتی ہیں۔ انھوں نے یہ بتلایا کہ شاہ صاحب کی بھنویں جھک کر آنکھوں پر آ رہی ہیں اور دیکھنے کے لئے بھنوؤں کو ہاتھ سے اٹھانا پڑتا ہے شراب کی بوتلوں کی بوتلیں ایک ہی وقت میں پی جاتے ہیں۔ اور ملنے والوں کو شراب پیش کی گئی ہم نے عذر کیا۔ چونکہ میرے ساتھ محمد بخش اور منشی امام الدین کی مسیح موعود کے بارے میں بحث رہتی تھی۔ انھوں نے کہا کہ ہم نے شاہ صاحب سے پوچھا کہ حضرت مرزا قادیاں والا سچا ہے یا جھوٹا؟ انھوں نے جواب دیا کہ مرزا کے گھر میں شراب کی بڑی بھٹیاں چڑھی ہوئی ہیں۔ اور ہاتھ کے ذریعہ لمبائی دکھا کر بتلایا کہ اتنے اتنے گلاس شراب بھر کر دے دیتا ہے۔ اور جو پیتا ہے وہ مست ہو جاتا ہے۔ یہ سن کر بھی ہمیں سمجھ نہ آئی۔ دوبارہ دریافت کیا۔ پھر اس نے وہی الفاظ دہرائے۔ ہم ادب کی وجہ سے خاموش رہے۔

میں نے ان سے کہا کہ انھوں نے اپنے طرز پر تم کو سمجھایا ہے۔ اس کے سوا کیا کہتے اس کے پاس تو ایک شراب ہے جو پیتا ہے مست ہو جاتا ہے۔

۱۹۰۹ء کی بات ہے کہ میں موضع نصیر پور ملانہ پاک پٹن میں ایک مقدمے کی دریافت کے لئے گیا۔ جون کا مہینہ تھا۔ قصبہ کے باہر ایک چاہ پر ڈیرا لگایا۔ کھیجیوں کو کھوج نکالنے کے لئے روانہ کیا۔ میرے دل میں آیا کہ کہیں غلط کھوج نہ آئیں۔ اسلئے میں خود بھی دیکھوں۔ دوپہر کا وقت تھا میں نے چھتری لگا لی۔ ایک میدان میں پہنچکر دیکھا کہ ایک شخص کمر میں کھدر کی دھوتی باندھے تن بدن سے ننگا بیٹھا ہے اور پاس ہی ایک برتن میں آگ سلگ رہی ہے۔ اور بچوں کی طرح اس میں مٹی کی کیاریاں بنا رہا ہے۔ میں دیکھ کر حیران ہوا کہ اسقدر تو شدت کی گرمی۔ اور اسپر آگ اور اس قدر بے پروائی سے بیٹھا ہوا ہے خیال کیا کہ کوئی پاگل ہوگا۔ جب میں اس کے قریب پہنچا۔ اس نے مڑ کر میری طرف دیکھا اور ہنس کر پنجابی میں کہا:۔

"مہدی آگیا ہے ناں۔ موجاں ہو گیاں ناں"

میں نے جواب دیا کہ جی ہاں۔ اور حیرت میں ڈوبا ہوا چلا آیا۔ لوگوں سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ شخص بڑا بھاری ساہوکار تھا اس کے بیٹے اب ساہوکارہ کرتے ہیں۔ یہ فقیروں کی بہت خدمت کیا کرتا تھا اور مسکینوں کی وہ کیا کرتا تھا۔ کسی صدمہ کی وجہ سے پاگل ہو گیا ہے۔ اب اس کے بیٹے اس کو گھر لے جاتے ہیں اور کپڑے پہناتے ہیں۔ مگر یہ باہر آکر لوگوں کو دے دیتا ہے اور آپ صرف دھوتی رکھتا ہے۔ جب ٹرین آتی ہے تو گاڑی پر چلا جاتا ہے۔ اور گاڑی کے کمروں پر دستک دیتا ہے اور کہتا ہے کہ اپنا اسباب سنبھالو۔ گاڑی میں چور ہوا کرتے ہیں ایک دن فسٹ کلاس میں ایک انگریز اسسٹنٹ انجینیر قصور بیٹھا تھا۔ دستک دینے پر اس نے گاڑی سے نکل کر ہنٹر سے مارنا شروع کیا۔ یہ بڑی ثابت قدمی سے کھڑے رہے وہ مار کر گاڑی میں چلا گیا۔ ان کا دین سرد ہو گیا۔ وہ انگریز تیسرے دن صبح کو اپنے بنگلے میں مرا ہوا پایا گیا۔

۱۹۰۶ء کا ذکر ہے کہ میرے بڑے بھائی عبدالحکیم خان بیمار ہو کر گھر آ گئے۔ میں بھی چھٹی لے کر ان کے پاس پہنچا اور علاج معالجہ کراتا رہا۔ لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا۔ ایک حکیم صاحب جو میاں شرف الدین احمدی کے حقیقی چھوٹے بھائی تھے اور جن کا وطن دو دے تھیں شکر گڑھ کے قریب تھا۔ ان کا علاج شروع کیا۔ ایک روز میں کسی کام سے باہر گیا ہوا تھا کہ حکیم صاحب گھر آ گئے۔ اور میرے گھر میں اخبار الحکم دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں کچھ گستاخانہ الفاظ کہے۔ انھیں سنکر میرے بھائی صاحب جو کہ اسوقت احمدی نہ تھے کہا کہ حکیم صاحب اپنا کام کریں اور اس معاملہ کو جانے دیں۔ جب میں آیا تو حکیم صاحب چلے گئے تھے۔ بھائی صاحب نے حکیم صاحب کی شکایت کی اور کہا کہ میں اس حکیم سے علاج کروانا نہیں چاہتا۔ اس نے حضرت مرزا صاحب کی شان میں گستاخی کی ہے۔ میں نے کہا کہ مرزا صاحب کی خدا کو بہت غیرت ہے۔ ہمیں تو علاج کروانا ہے۔ آپ کوئی فکر نہ کریں

اگلے دن حکیم صاحب اپنے وقت پر نہ آئے۔ میں خود ان کو لینے کے لئے ان کے مکان پر گیا۔ اسوقت ان کے

بڑے بھائی شرف الدین احمدی باہر چارپائی پر بیٹھے تھے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ حکیم صاحب کہاں ہیں۔ انھوں نے ہنسکر پنجابی میں جواب دیا "اندر پھٹے پئے جے" میں نے پوچھا بات کیا ہے؟ کہنے لگے کہ کل جب آپکے ہاں سے واپس آئے تو آتے ہی ایک شخص کے ساتھ جو انھیں بلانے آیا تھا چلے لیکن اس کے مکان پر پہنچنے سے پہلے مڑ پڑے۔ اور گھر واپس آگئے کیونکہ دونوں رانوں پر طاعون کی گلٹیاں نمودار ہو گئی تھیں۔ جب ہم اندر دیکھنے کے لئے گئے تو حکیم صاحب چارپائی پر پڑے تھے۔ رنگ سُرخ ہو رہا تھا اور زبان میں لکنت آگئی تھی۔ جو دو تین شخص اُن کے پاس بیٹھے تھے اُن کو مخاطب کر کے میرے اور شرف الدین کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہ دونوں بھائی بھائی ہیں میں نے جواب دیا کہ آپنے بالکل سچ کہا ہے۔ واقعی ہم دونوں بھائی ہیں۔ پھر اگلے روز وہ مر گئے

اس کے بعد اپنے بھائی صاحب کو اپنے پاس روجھان والی (جس کو اب بھاگ نگر کہتے ہیں) لے گیا اور وہاں جا کر پنڈت مولراج اسسٹنٹ سرجن اور ایک شاہ صاحب کا جو ریاست بھاولپور کے اسسٹنٹ سرجن تھے علاج کرایا۔ بھائی کو تپ کی شکایت تھی۔ کچھ فائدہ نہ ہوا۔ اور ڈاکٹروں نے نازک حالت دیکھ کر جواب دے دیا۔ یہ سُن کر میں بہت غمگین ہوا۔ اسوقت میرے دل میں خیال آیا۔ کہ ہی تو میرا ایک بھائی ہے۔ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں دعا کے لئے تحریر کروں۔ چنانچہ میں نے اُسی وقت ایک عریضہ ارسال کیا۔ حضور نے اس کا جواب اپنے ہاتھ سے تحریر فرمایا کہ "کچھ فکر نہ کرنا چاہیئے اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ کر سکتا ہے ہم دعا کریں گے۔ آپ بھی دعا کریں"

عبارت تو مجھے یاد نہیں کارڈ کا مفہوم یہی تھا۔ میں نے وہ کارڈ بھائی صاحب کے تکیئے کے نیچے رکھ دیا۔ دوسرے دن صبح کو بھائی صاحب نے مجھے کہا کہ مجھے اُٹھاؤ۔ میں نے کندھوں سے پکڑ کر بٹھا دیا۔ اور خود پیچھے سہارا دے کر بیٹھ گیا۔ بھائی صاحب نے فرمایا کہ اپنے ہاتھ میرے سامنے کرو۔ جب میں نے ہاتھ سامنے کیا تو انھوں نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ کے پہلو میں رکھا اور دیکھ کر کہنے لگے۔ کہ اب تو میرے ہاتھ کی رنگت بھی تمہارے ہاتھ جیسی ہو گئی ہے۔ اور آج سے میرے سینے میں جو جلن تھی وہ جاتی رہی ہے۔ اور کی نبض دیکھی تو بخار بالکل نہ تھا۔ میں نے عرض کی کہ بخار بھی ٹوٹ چکا ہے۔ پھر میں نے وہ خط حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نکالا اور انھیں پڑھ کر سنایا۔ سنکر کہنے لگے کہ

اوہو یہ تو مسیح نے مردہ زندہ کر دیا

اب میں نہیں مرنے کا۔

اس کے بعد وہ بغیر علاج کے ہی تندرست ہو گئے اور بیعت کر لی۔

درخواستہائے دعا

(۱) دستنبم صاحب کی بہت سی نظمیں الحکم میں شائع ہو چکی ہیں۔ قارئین الحکم آپکے نام نامی سے خوب واقف ہیں۔

آپ کو اپر ٹیوبنگ کی انسپکٹری کے امیدوار ہیں احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(۲) خلیفہ ناصر الدین ایم۔ اے جو حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کے صاحبزادے ہیں اس ماہ کے اخیر میں ای۔ اے۔ سی کے امتحان میں بیٹھیں گے۔ ان کی کامیابی کے لئے بھی دعا فرمائی جائے۔

خریداران کو ضروری اطلاع

احراری جلسہ کے سبب سے دفتر الحکم کے تقریباً سب آدمی مصروف تھے۔ اس لئے یہ اخبار کسی قدر تاخیر سے اور ۸ صفحوں پر نکل رہا ہے۔ انشاء اللہ اگلا پرچہ وقت پر ۱۶ صفحہ پر شائع ہوگا۔

(محمود احمد عرفانی)

وصایا

۴۲۰۶ — منکحہ رشیم بی بی زوجہ حاکم دین قوم راجپوت بھٹی عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن شہر سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۲/۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میرا خاوند زندگی میں کوئی رقم بلد وصیت داخل یا حوالہ کر کے وصول کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی نسبت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جایا کرے گی جو میری موجودہ جائداد صرف حق مہر نقدی ۵۰/- روپے ہے۔ جو کہ ابھی میں نے اپنے شوہر سے لینا ہے۔ فقط

المرقوم ۱۲/۹

العبد:۔ رشیم بی بی زوجہ حاکم دین قوم راجپوت بھٹی شہر سیالکوٹ محلہ ارافی یعقوب

گواہ شد:۔ حاکم دین ولد حسن دین قوم راجپوت کھوکھر شہر سیالکوٹ محلہ ارافی یعقوب خاوند موصیہ بقلم خود

گواہ شد:۔ بشیر احمد ولد غلام علی قوم ارائیں موصی احمدی سکنہ شہر سیالکوٹ محلہ ارافی یعقوب۔

گواہ شد:۔ فضل احمد ولد نواب خان قوم جٹ یاجوہ سکنہ تلونڈی عنایت خاں محرر ڈسٹرکٹ بورڈ سیالکوٹ

۴۲۰۷ — لطیف النساء بیگم زوجہ ماسٹر فقیر اللہ حکیم قوم راجپوت پیشہ زراعت عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن سلیم پور ڈاک خانہ پٹی تحصیل و ضلع ہوشیار پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۴ ۱/۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد منقولہ حق مہر مزید برآں سات سو روپے کی ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ جگہ مبلغ ۶۰ روپے بنتے ہیں اگر میں کوئی رقم ایسی جائداد کی نقد خزانہ صدر انجمن احمدیہ کروں تو ایسی رقم اس رقم وصیت سے منہا کر دی جائیگی اور میں اس رقم کی رسید حاصل کر لوں گی۔ میرے مرنے کے وقت جو جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی فقط

العبد:۔ لطیف النساء زوجہ فقیر احمد حکیم بقلم خود۔

گواہ شد:۔ سید محمد علی شاہ انسپکٹر جملہ

گواہ شد:۔ فضل الرب سب انسپکٹر تبلیغ تحصیل جالندھر

گواہ شد:۔ فقیر احمد خاوند موصیہ حکیم حاذق جالندھر چھاؤنی

نوٹ:۔ میں اس رقم کے ادا کرنے کا ذمہ دار ہوں۔ اور وصیت اپنی بیوی کے کہنے کے مطابق کرائی گئی ہے۔

۴۲۰۷ — منکحہ محمدی بی بی زوجہ مولوی عمر بخش قوم کشمیری پیشہ پارچہ بافی عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۴ء ساکن شادیوال خورد ڈاک خانہ خاص تحصیل و ضلع گجرات پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۸/۲۴ ۲۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اسوقت میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ بصورت زیور پھل طلائی دو عدد نامہ طلائی یک عدد وزنی ہر دو اشیاء ۸ ماشہ۔ چوڑیاں نقرئی دو عدد۔ ہیئر نقرئی یکعدد وزنی ۳۲ تولہ کل قیمت زیور ہر چہار عدد مبلغ ۶۸/- روپے جیرہ شادی ہے۔ بصورت حق مہر ۵۰ روپے کل میزان یکصد روپیہ ہے۔ کل جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت متعلقہ بہشتی مقبرہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اگر میری زندگی میں علاوہ جائداد مذکورہ بالا کے اور ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ حقدار ہوگی۔ لہذا یہ وصیت کرتی ہوں کہ سند رہے۔

العبد:۔ محمدی بی بی زوجہ مولوی عمر بخش موصیہ نشان انگوٹھا

گواہ شد:۔ مولوی عمر بخش خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ عبد اللطیف ساکن چوہان ضلع گجرات حال سٹادیوال بقلم خود

۴۲۰۸ — منکحہ کرم بی بی زوجہ مستری فضل الٰہی قوم بھٹی پیشہ ترکھان عمر تقریباً ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۹ء ساکن دھیر کے کلاں۔ ڈاک خانہ کھٹالہ تحصیل و ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۵/۲۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد مشتمل ایک زاوئی طلائی قیمتی ۴۵/- روپیہ دو سیر چاندی قیمتی ۸۱/- روپیہ کل زیورات موجودہ مبلغ ۱۳۲/- روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں نیز یہ بھی اقرار کرتی ہوں کہ میرے مرنے کے بعد جس قدر نئی جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ زیور مندرجہ بالا جو ہے۔ وہ میرا حق مہر ہے۔ اور کوئی میرے پاس رقم اور زیور نہیں ہے۔

العبد کرم بی بی زوجہ مستری فضل الٰہی نشان انگوٹھا

گواہ شد:۔ مستری فضل الٰہی خاوند موصیہ نشان انگوٹھا

گواہ شد:۔ حافظ غلام محمد پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ دھیر کے کلاں بقلم خود

خط و کتابت

کرتے وقت جیٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کیجئے۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔

(مینیجر الحکم)